اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اکیسواں اجلاس (پانچویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز منگل مورخہ 6/اکتوبر 2026ء بمطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	09
4	قائمہ کمیٹیوں کی رپورٹ کا پیش اور منظور کیا جانا۔	10

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز منگل مورخہ 6/اکتوبر 2026ء بمطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ۔

بوقت سہ پہر 3:20 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) عبدالخالق خان اچکزئی اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَلِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ط وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلاً ج سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

﴿پارہ نمبر۴ سُوۡرَۃُ آل عمران آیات نمبر۱۸۹ تا ۱۹۱﴾

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بیشک آسمان اور زمین کا بنانا اور رات اور دن کا آنا جانا اِس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو۔ وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور فکر کرتے ہیں آسمان اور زمین کی پیدائش میں کہتے ہیں اے رب ہمارے تُو نے یہ عبث نہیں بنایا تُو پاک ہے سب عیبوں سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔ صدق اللہ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 317 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔ جناب اسپیکر صاحب! آج سوالوں سے زیادہ ایک اہم point پر مَیں بات کرنا چاہتا ہوں مجھے تین چار منٹ دے دیں۔اسپیکر صاحب! آپ بھی اور قائد ایوان میر سرفراز بگٹی صاحب بیٹھے ہیں۔

جناب اسپیکر: تین سے چار منٹ آپ کے پاس ٹائم ہے منسٹر صاحبہ بھی نہیں ہیں سپورٹس والی اگر وہ آجاتی ہیں تو by that time پھر دوبارہ question کی طرف جائیں گے۔اِسی دوران آپ اپنی بات کریں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اگر اجازت دیتے ہیں مَیں اپنا۔۔۔

جناب اسپیکر: جی please بات کریں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ہمارے جتنے colleagues بیٹھے ہیں ذرا یہ میری بات غور سے سنیں ڈاکٹر عبدالمالک صاحب اور اپوزیشن لیڈر صاحب۔ جناب اسپیکر صاحب! میرا 28 تاریخ کو دبئی سے مکہ جانے کا اِرادہ تھا۔میں نے اسمبلی سے باقاعدہ NOC بھی لیا proof بھی میرے پاس ہے۔اِتوار کا دن تھا سیکرٹری صاحب نے اپنا آفس بھی کھولا مجھے باقاعدہ NOC بھی مل گیا، جناب اسپیکر صاحب! میں نے ٹکٹ بھی کیا 28 تاریخ کو کوئٹہ سے دبئی، دبئی سے میری مدینہ flight تھی اور 5 اکتوبر کو میری واپسی تھی کیونکہ 6 تاریخ کو مجھے واپس بلوچستان آنا تھا 6 تاریخ کو اجلاس بھی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! جب میں ایئرپورٹ گیا، کوئٹہ ایئرپورٹ میں نے ٹکٹ بھی دِکھایا اپنا آفیشل پاسپورٹ بھی دکھایا تو FIA والوں نے جب یہ پاسپورٹ لگا دیا کہتا ہے sorry آپ تو دہشت گرد ہیں، بھئی میں کون سا دہشت گرد ہوں کس حوالے سے میں دہشت گرد ہوں؟ میری FIA والوں کے ساتھ تھوڑی مُنہ ماری ہوگئی۔ جناب اسپیکر صاحب! کہتا ہے ریکی صاحب ہم آپ کو جانتے ہیں آپ کا پاسپورٹ block ہے ہمیں تو اِجازت نہیں ہے مگر ہم آپ کو دِکھا دیں گے شاید آپ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ضد کرتے ہیں۔آپ کو دو جگہوں میں اِن لوگوں نے بند کیا ہے ECL اور PCL تو ایئرپورٹ کے سارے بندے جمع ہو گئے مجھے کمپیوٹر میں اسکرین شارٹ دِکھائی واقعی کمپیوٹر میں اسکرین شارٹ میں حالانکہ دکھانا نہیں تھا مگر اُن لوگوں نے مجھے دِکھایا کہتا ہے یہ دیکھیں کہ آپ کا پاسپورٹ Home Secretary حمزہ شفقت صاحب نے بند کیا ہوا ہے۔Home ACS بلوچستان نے، جب اُس نے دِکھایا میں نے وہاں سے حمزہ شفقت صاحب کو ان کا نمبر میرے پاس تھا میں call کر رہا ہوں میسج کر رہا ہوں بھئی اُٹھاؤ میں کون سا

دہشت گرد ہوں کون سی تنظیم کا میں سربراہ ہوں؟ BLA, BRA, BLF آزاد، TTP کون سی تنظیم کا سربراہ ہوں؟ آپ مجھے بتائیں۔ جناب اسپیکر صاحب! پورا 20 منٹ وہاں رُکا رہا تو کچھ نہیں ہوا آخر تو ظاہر ہی بات ہے flight تو جانی تھی۔ flight تو گئی اُدھر سے میں سیدھا Home department آیا یہاں ایڈیشنل سیکرٹری تھا سلام تھا کیا تھا اُس کے ساتھ بیٹھا بھئی ACS Home کو بتائیں آجائیں کدھر ہے؟ کہتا ہے اِسلام آباد گیا ہوا ہے اُنہوں نے مجھے date بھی دکھائی کہ 7-7-2026 کو اِن لوگوں نے یہ لیٹر ایشو کیا ہوا ہے آپ کو دونوں جگہوں میں اُن لوگوں نے blacklist کیا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! بعد میں try کرتا گیا حمزہ شفقت صاحب کو۔

جناب اسپیکر: اُس لیٹر میں کیا لکھا ہے کچھ پتہ ہے؟

میر زابد علی ریکی: اُس لیٹر میں یہی لکھا ہوا ہے مجھے اُن لوگوں نے بتایا کہ بھئی آپ کو دہشت گردی کے حوالے پر ان لوگوں نے involve کیا ہوا ہے۔ پھر میں نے اسلام آباد میں ہوم ڈیپارٹمنٹ سے وہاں میرے کچھ دوست تھے اُدھر سے معلومات کیں کہ شاید یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں آپ مجھے بتا دیں تو اُن لوگوں نے بھی مجھے انفارمیشن دی کہتا ہے حاجی زابد ریکی صاحب پتہ نہیں حمزہ شفقت نے کس وجہ سے آپ کو اس میں ڈالا ہوا ہے بحیثیت دہشت گرد آپ نہیں جا سکتے چلیں بھئی ٹھیک ہے۔ اسپیکر صاحب! پتہ نہیں میں نے اِس ملک میں کونسی دہشتگردی کی ہے کونسا گناہ کیا ہے؟ جناب اسپیکر صاحب! میں نے یہ گناہ کیا ہے اسمبلی میں حق کی بات کی ہے واشک جاتے ہیں دہشتگرد ہمارے پیچھے کوئٹہ آتے ہیں ہوم ڈیپارٹمنٹ ہمیں دہشتگرد قرار دیا جاتا ہے نہ میں آسمان میں ہوں نہ زمین میں جناب اسپیکر صاحب! میرا استحقاق مجروح ہوا ہے کون سے کھاتے میں ہاں اگر میرے خلاف کوئی ثبوت ہے وہ لائیں میں آج اِس اسمبلی سے resign کرنے کیلئے بھی تیار ہوں میں ایسی اسمبلی میں نہیں بیٹھوں گا جناب اسپیکر صاحب! کہ میں یہاں بیٹھ کر دہشتگردی کروں خدانخواستہ غلط کام کروں میں یہاں بیٹھوں انسانوں کا خون ضائع کروں اس حوالے سے پورا بلوچستان مجھے جانتا ہے اللہ کی مہربانی ہے جناب اسپیکر صاحب! میں دل سے یہ بات کہہ رہا ہوں میرا استحقاق مجروح ہوا ہے یہ پاسپورٹ اور یہ NOC مجھے کیا ضرورت ہے جناب اسپیکر صاحب! اِس کو میں کیا کروں یہ مجھے ضرورت ہی نہیں ہے آج جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کا ایم پی اے ہوں اگر آپ میری جگہ پر ہو جائیں میں آپ کی جگہ پر ہو جاؤں مجھے ایسے پاسپورٹ کی ضرورت نہیں ہے حمزہ شفقت کو بُلایا میرے اُوپر ثابت کریں واللہ باللہ یہ 65 کا قائد ایوان صاحب! آپ بیٹھے ہیں آپ مجھے بولیں resign کرو واللہ باللہ لعنت اِس سیٹ پر اگر میں نے resign نہیں کیا اگر میرا قصور ہے اگر میرا قصور ہوا اگر میرا قصور نہیں ہے تو میرے ساتھ کیوں آپ اِس طرح کر رہے ہیں کون سے رُول کے مطابق۔ آپ مجھے شوکاز دیتے آپ مجھ سے جواب طلب کر لیتے کہ بھئی آپ آجائیں آپ پر یہ کیس ہے مجھے بُلا لیتا میں حاضر تھا میں تو بھاگ تو نہیں جاتا

تھا جناب اسپیکر صاحب! اِن حالات میں میرا یقین کرو ایک مہینہ میں واشک میں رہا ہوں میرا بھائی ناراض، میرا کزن ناراض، میرا چچا ناراض، میری ساری فیملی ناراض ہے۔ حتیٰ کہ یہاں میرے colleagues ہیں مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ واللہ ان لوگوں نے بھی مجھ سے کہا ہے کہ آپ کیوں جاتے ہیں اِس آگ میں کون جاتے ہیں اِن علاقوں میں۔

جناب اسپیکر: آپ کا return ticket تھا؟

میر زابد علی ریکی: return ticket تھا۔ باقاعدہ میں نے طاہر شاہ صاحب اور عبدالرحمٰن صاحب دونوں کو دکھایا کہ یہ میرا return ticket ہے۔ باقاعدہ 28 تاریخ کو دبئی، دبئی سے مدینہ، مکہ پھر دبئی پھر بلوچستان۔

جناب اسپیکر: done آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

میر زابد علی ریکی: proof باقاعدہ دیے ہیں طاہر شاہ اور عبدالرحمٰن کے پاس۔ اتوار کے دن دفتر بند ہوتے ہیں مہربانی کر کے آ کے ہفتہ اتوار کے دن دفتر کھولا مجھے لیٹر دیا کہ آپ کو دبئی، سعودی عرب میں کسی جگہ تنگ نہیں کریں گے یہ لیٹر ہم سے لے لیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک، ٹھیک، آپ تشریف رکھیں۔ یہ serious issue ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! مہربانی کر کے اُس کو بُلا لیں میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: done,done، ہوم منسٹر صاحب تو نہیں ہیں honorable chief minister please

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): honorable speaker جب یہ بات شروع کی ریکی صاحب نے تو اِس سے پہلے میرے knowledge میں نہیں تھا اور فرض تو یہ بنتا تھا، زابد ریکی صاحب میرے دوست بھی ہیں میرے بھائی بھی ہیں تو مجھے اُس دن بتا دیتے آج بتا دیتے آج میری آپ کے چیمبر میں اُن سے ملاقات ہوئی جب عمرہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے بھی کہاں اُنہوں نے کہا کہ میں عمرہ پر جا رہا ہوں تو میرا یہ خیال تھا کہ عمرے سے وہ آیا ہے تو میں نے مبارکباد بھی دی اُس سے پہلے تو میرا بھی تھوڑا سا غصہ بھی تھا غم بھی تھا لیکن جس انداز سے زابد علی ریکی صاحب رُکن صوبائی اسمبلی ہو کے اِس ملک کے عظیم پاسپورٹ کو جس انداز میں پھینکا ہے میں اِس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں میرے بھائی ہیں اِس ملک کی عزت، اِس ملک کا احترام، اِس ملک کی تکریم ہم سب پر فرض ہے constitution ہمیں یہ کہتا ہے کہ اِس کی uncondition royalty ہے۔ اِس واقعہ کی میں الگ مذمت کرلوں گا لیکن اِس پاسپورٹ پھینکنے پر میں دُکھی بھی ہوں رنجیدہ بھی ہوں یہ میرا بھائی ہیں مجھے بہت پیارا ہے لیکن یہ جو حرکت ہے جناب اسپیکر! یہ انتہائی نامناسب ہے۔ اور پھر جو بھی واقعہ ہوا ہے میں نے ابھی حمزہ شفقت صاحب کو فون کیا وہ آ بھی گئے ابھی میرے چیمبر میں اِس کے بعد ہم جائیں گے بیٹھیں گے جب اسمبلی کا سیشن ختم ہوگا آپ کی سربراہی میں ساری باتیں آپ کے ساتھ

discussion کریں گے ہر بات کو میں جب آپ کے ساتھ available ہوں مجھے ٹیلی فون کر لیتے ہم کیوں اپنا، ایک چیز ہوئی جو کہ غلط ہے۔

جناب اسپیکر: غلط ہے بالکل غلط ہے۔

جناب قائد ایوان: نہیں ہونی چاہئے تھی اُس کی بالکل جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔لیکن اِس طرح ایک عظیم ملک کے پاسپورٹ کو پھینکنا یہ بھی انتہائی نامناسب بات ہے اور اِس کیلئے میرے خیال میں زابد علی ریکی صاحب سے میں درخواست کرتا ہوں ہاتھ جوڑ کے کہ please یہ مناسب رویہ نہیں ہے کہ آپ پاکستان کے پاسپورٹ کو کسی بھی بنیاد پر اِس طرح زمین پر پھینک دیں اِس document کا ہمارے دل میں بہت احترام ہے۔اِس document کی ہمارے دل میں بہت عزت ہے یہ اِتنا ایک عام document نہیں ہے اگر یہ قرآن حدیث نہیں ہے لیکن اِس کا درجہ ضرور ہے اُس کے درجے کا اُس کا احترام ہم سب پر فرض ہے۔واقعہ جو کچھ بھی ہوا ہے میں اِن کے ساتھ کھڑا ہوں میں اِن کے ساتھ کھڑا رہوں گا، پورا august house اِن کے ساتھ کھڑا رہے گا کہ کس نے اِن کا نام ECL میں ڈالا، کیوں ڈالا آپ کی permission کے بغیر ڈالا، میری permission کے بغیر ڈالا میری انفارمیشن کے بغیر ڈالا جو بھی ہوا اُن واقعات کے تمام کے تمام آپ کے سامنے soon after this session ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آج سیشن آپ ایجنڈے کے مطابق چلا کے اِس کو wind-up کریں اُس کے بعد ہم آپ کے چیمبر میں بیٹھیں گے جو میرے کچھ اور commitments ہیں وہ میں کینسل کر رہا ہوں اِسی وجہ سے پھر یہاں ڈپٹی چیئرمین صاحبہ! آپ چیئر کر لیں گے یا آپ جب ایجنڈا ختم ہو جائے۔

جناب اسپیکر: done

جناب قائد ایوان: زابد ریکی صاحب کو بلا لیں اِس درخواست کے ساتھ پورا ہاؤس اِن سے یہ درخواست کرتا ہے کہ یہ جو پاسپورٹ پھینکنے والی بات ہے اِس پر atleast زابد علی ریکی صاحب کو، میں معذرت کرتا ہوں ان سے جو ایئر پورٹ پر انہیں روکا گیا ہے میرا فرض ہے leader of the House آپ کا فرض ہے as custodian of the House آپ نے تمام لوگوں کو ساتھ لے کے چلنا ہے میری طرف سے معذرت ہے اگر اِن کی دِل آزاری ہوئی ہے کس وجہ سے ہوئی ہے کیوں ہوئی ہے لیکن یہ پاسپورٹ پھینکنے پر اِن کا فرض بنتا ہے کہ یہ اس پر معافی مانگیں۔

جناب اسپیکر: زابد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: تھوڑے سے جذبات سے نہیں تھوڑے ٹھنڈے مزاج سے۔

میر زابد علی ریکی: اسپیکر صاحب! اِنسان جذباتی ہوتا ہے چیف آف بگٹی صاحب سرفراز صاحب، سی ایم صاحب! میرا دِل دُکا ہے۔سی ایم صاحب! مَیں نے خدانخواستہ پاکستان کے خلاف کوئی غلط بات نہیں کی ہے۔

جناب اسپیکر: اصل میں زابد علی ریکی صاحب! زابد علی ریکی صاحب!۔

میر زابد علی ریکی: مَیں جذباتی ہو کے پاسپورٹ پھینکا میرا قصور کیا ہے مجھ سے کیوں اِس طرح کر رہے ہیں؟

جناب اسپیکر: یہ آپ کے ساتھ۔۔۔(مداخلت)۔۔۔ایک منٹ۔

میر زابد علی ریکی: نہیں نہیں اسپیکر صاحب! ایک منٹ۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ! میری بات سُنیں۔میری گزارش سُنیں۔

میر زابد علی ریکی: میں نے ائیر پورٹ سے۔

جناب اسپیکر: میری گزارش سُنیں۔آپ کے ساتھ یہ فرد واحد نے کیا ہے جس نے بھی کیا ہے، چاہیے وہ ہوم سیکرٹری ہے چاہیے ایڈیشنل ہوم سیکرٹری ہے چاہیے ہوم منسٹر ہے وہ فرد واحد ہے جس نے یہ عمل کیا ہے جب تک اِس کی clarification نہیں آتی اُس پر کوئی comment بھی نہیں کر سکتا۔تو اُس فرد واحد کے ردعمل کے طور پر یہ چیزیں میرے خیال میں۔

میر زابد علی ریکی: چلو سر! میں معذرت چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ہاں ٹھیک ہے thank you۔thank you

میر زابد علی ریکی: چلے ٹھیک ہے اِس سے آپ لوگوں کی دِل آزاری ہوئی ہے ناں ٹھیک ہے اِس میں معذرت چاہتا ہوں مگر جناب اسپیکر صاحب! سی ایم صاحب نے جو کہا ہے آج آپ کے چیمبر میں بیٹھیں گے، مَیں بیٹھوں گا میرے اُوپر ثابت ہوا سی ایم صاحب! واللہ باللہ آج کے دن اگر میں نے استعفیٰ نہیں دیا میرا نام زبد ریکی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: sir! he is زابد علی ریکی صاحب! Chief Minister is the highest authority وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھیں گے ابھی۔

میر زابد علی ریکی: ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: آپ مہربانی کر کے تقریباً اِس میں کوئی issue نہیں ہے اِنشاء اللہ۔ زابد علی ریکی صاحب! آپ کے questions ہیں جو محکمہ سپورٹس کے حوالے سے ہیں۔آپ کے question number 626-607-575-449-446-447-426-322-317 اور یہ سارے questions آپ کے ہم defer کر رہے ہیں next سیشن میں پھر ان کو discuss کریں گے انشاء اللہ۔ اصغر علی ترین صاحب! آپ کا

سوال چونکہ وہ بھی سپورٹس سے متعلق ہے محترمہ نہیں ہیں اس کو بھی defer کر دیں گے۔ظفر علی آغا صاحب! آپ کا question again وہ بھی محکمہ کھیل سے ہے اس کو بھی defer کرتے ہیں۔مولانا صاحب! آپ کا سوال نمبر 486 again محکمہ کھیل سے متعلق ہے اس کو بھی defer کرتے ہیں۔باقی اگر آپ نے کچھ بولنا ہے تو بعد میں بول لیجیے گا۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ سوال کے اوپر سوال جب defer ہو گیا ہے تو اس پر بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے آگے چلتے ہیں آپ کو موقع دیں گے بولنے کا tank you وقفہ سوالات ختم رخصت۔

جناب اسپیکر: **رخصت کی درخواستیں۔**

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار فیصل خان جمالی صاحب،نواب ثنا اللہ خان زہری صاحب، میر رحمت صالح بلوچ صاحب اور میر اسد اللہ بلوچ صاحب نے رواں اجلاس سے جبکہ نواب چنگیز مری صاحب، جناب بخت محمد کاکڑ صاحب نے آج اور 9 اکتوبر کی نشست سے۔ میر ضیا اللہ لانگو صاحب ،میر صادق عمرانی صاحب ،سردار کوہیار ڈومکی صاحب، جناب اشوکمار صاحب،اور محترمہ شہناز عمرانی صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

معزز اراکین اسمبلی: نہیں نہیں منظور۔

جناب اسپیکر: جو آنریبل ممبرز یہ کہتے ہیں کہ درخواستیں نامنظور ہیں وہ مہربانی کر کے اپنی سیٹوں پر ذرا کھڑے ہو جائیں جو درخواست کی نامنظوری کے حق میں ہیں یہ ٹوٹل تین ہو گئے۔رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! میں نے تو پچھلی دفعہ بھی بات کی تھی کہ ممبر حضرات ایک سال سے غیر حاضر ہیں۔

جناب اسپیکر: اصل میں ہم وہ ریکارڈ دیکھتے ہیں چیک کرتے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہمارے محترم ایم پی ایز اس کی حمایت کر رہے ہیں کہ یہ منظور ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! continuously جن کی غیر حاضری ہے ان کے ریکارڈ ہم مسلسل maintain کر رہے ہیں اور اسی کے مطابق کارروائی کریں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ان کو تنخواہ نہ دی جائے انکی تنخواہ کاٹ دی جائے۔

جناب اسپیکر: جی بالکل لیکن ان کے الاؤنسز ہیں تنخواہ نہیں ہیں ان کا جو سیشنل الاؤنس ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جو پورے سال غیر حاضر ہیں پورے سال کی تنخواہ ان سے کاٹی جائے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! ان کو extra sessional allowances ملتا ہے ہم اسی میں سے کٹوتی کریں گے ہو گیا done ہو گیا thank you

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مجھے بہت افسوس ہوا۔ ویسے ہمارے اپوزیشن اور حکومت والے اس کی منظوری دی ہے میرے خیال میں یہ بالکل انہوں نے اپنے حلف کے ساتھ زیادتی کی ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل زیادتی کی ہے۔ **قائمہ کمیٹیوں کی رپورٹ کا پیش اور منظور کیا جانا۔**

قائمہ کمیٹی برائے محکمہ داخلہ کی رپورٹ بر، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔

صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بر، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں جی خیر جان صاحب۔

جناب خیر جان بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم میں صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بر، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت آج مورخہ 6 اکتوبر 2026ء تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بر، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت آج مورخہ 6 اکتوبر 2026ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔ صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بر، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء پیش کریں جی پلیز۔

جناب خیر جان بلوچ: میں صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کمیٹی کی رپورٹ بر، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بر، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ داخلہ، کوڈ آف کریمنل پروسیجر

1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں Minister for interior جی please

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فریکل پلاننگ، وہاؤسنگ): میں سلیم احمد کھوسہ، وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

وزیر برائے محکمہ داخلہ، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فریکل پلاننگ، وہاؤسنگ: مَیں سلیم احمد کھوسہ وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1898 (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بر، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔

صدر نشین مجلس قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بر، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب خیر جان بلوچ: میں صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کمیٹی کی رپورٹ بر، بلوچستان سٹیزن

فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت آج مورخہ 6 اکتوبر 2026ء تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت آج مورخہ 6 اکتوبر 2026ء تک توسیع دی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بر، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت آج مورخہ 6 اکتوبر 2026ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔ صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بر، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔

جناب خیر جان بلوچ: میں صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کمیٹی کی رپورٹ بر، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ بر، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) ککو پیش ہوا۔

وزیر برائے محکمہ داخلہ، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ، وہاؤسنگ: مَیں سلیم احمد کھوسہ وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

وزیر برائے داخلہ، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: مَیں سلیم احمد کھوسہ وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے

تحریک پیش کرتا ہوں کہ، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے؟

تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا، بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: ہمارے کچھ اسٹوڈنٹس آئے ہیں جناح ایلیٹ سکول کی جانب سے مَیں اُن کو بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان کیڈٹ کالجز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔

وزیر برائے محکمہ تعلیم بلوچستان کیڈٹ کالجز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔

میر شعیب احمد نوشیروانی (وزیر محکمہ خزانہ): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ مَیں وزیر برائے محکمہ خزانہ، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے بلوچستان کیڈٹ کالجز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2026ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان کیڈٹ کالجز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔ لہٰذا اسے متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جی آپ بولیں گے مولوی صاحب چلے آپ بولیں۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر صاحب! پچھلے سیشن میں یہاں ایک بات چلی تھی کہ ایک وزیر صاحب نے الزام لگایا تھا اپنے colleague دوسرے وزیر پر کہ جی اُنہوں نے محکمہ جنگلات کی پوسٹیں بیچی ہیں اور اُسکا میرے پاس ثبوت ہے۔ تو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے اُس پر جذباتی ہوکر اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ اس کی تحقیقات ہوگی۔ اور اپوزیشن لیڈر کی سربراہی میں کمیٹی بنے گی اور یہ کمیٹی جو رپورٹ دیگی۔ اُس میں اگر الزام لگانے والا وزیر یا جس پر الزام لگایا گیا ہے جو بھی ہوگا۔ تو کمیٹی جو بھی فیصلہ کریگی اُس کے مطابق اُس پر عمل درآمد ہوگا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا یہ پڑ رہا ہے کہ under the table مجھے نہیں پتہ کہ کیا ہوا کیا نہیں ہوا؟ صرف وزیر اعلیٰ صاحب کا مَیں نے نوٹیفکیشن دیکھا کہ مَیں نے پوسٹیں کینسل کر دیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ چیزیں ثابت ہوگئیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پر

ایکشن لے لیا۔لیکن یہ ہے کہ ایک چیز جب اسمبلی کے حوالے ہوتی ہے تو اُس پر کمیٹی بھی نہیں بنی نہ کمیٹی کی رپورٹ آج تک آئی ۔تو مجھے اس پر افسوس ہے کہ جناب اسپیکر! یہ کمیٹی آپ نے بنانی تھی تو آپ نے وہ کمیٹی بھی نہیں بنائی اور مجھے نہیں لگتا ہے کہ پھر انصاف کے تقاضے پورے ہونگے یا نہیں ۔بہتر تو یہی ہوتا کہ آپ کمیٹی بنا دیتے وہ کمیٹی رپورٹ بنا کر دے دیتی کیونکہ سی ایم صاحب نے بھی یہی کہا تھا کہ اس کا فیصلہ بھی اسمبلی کے میں ہوگا۔کہ جو الزام لگا رہے ہیں اور جس پر الزام لگ رہا ہے۔کسی ایک پر تو ثابت ہو گیا کہ سی ایم صاحب نے یہ پوسٹیں کینسل کر دیں۔تو اُس پر اگلہ مرحلہ کیا ہوگا؟ کہ آیا وہ کمیٹی بنے گی وہ کمیٹی اپنی رپورٹ دے گی۔آیا کمیٹی کیوں نہیں بنی؟ یہ مجھے آج تک اس پر وہ ہے کہ ایک کمیٹی بنانی تھی آپ نے اس پر بالکل عمل نہیں کیا کہ کمیٹی بنائیں اور اس کی رپورٹ دے دیں۔ذرہ اس پر مجھے بتا دیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ۔مَیں تھوڑی سی گزارش کروں میری انفارمیشن کے مطابق جس طرح آپ نے کہا کہ under the table میرے خیال میں under the table کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔جو کچھ ہوا ہے open ہوا ہے۔سی ایم صاحب نے میرے خیال میں سی ایم سیکرٹریٹ میں ایک open invitation یعنی جتنے بھی ایم پی ایز ہیں چاہے وہ اپوزیشن سے ہیں چاہے ٹریژری بینچز سے اُن کو invitation دی ہے کہ وہ آئیں اور اس میں participate کریں اور وہاں کچھ باتیں ہوئی ہیں۔I was not part of that meeting لیکن مجھے جو انفارمیشن ملی ہے کہ اس طرح open سارا کچھ ہوا ہے۔تو پھر اس میں میرے خیال سے کچھ آفیسرز suspend بھی ہوئے ہیں کوئی something like that اور اس دوران پھر I was out of station تو اس لئے اُس کمیٹی پر ہم۔وہ کمیٹی نہ بن سکی تو ابھی آج سیشن کے بعد سی ایم صاحب سے گفتگو کریں گے انشاءاللہ تقریباً اس پر کوئی۔ ایک منٹ let me finish پھر آپ بات کریں۔جی

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر!اس میں طے یہ ہوا تھا سی ایم صاحب نے فلور پر یہ کہا تھا کہ یہ مسئلہ ادھری اسمبلی میں ہوگا اور open ہوگا۔یہ باتیں شاید آپ ریکارڈ نکال لیں کہ جی یہ بہت بڑا الزام ہے اور بہت بڑی بات ہے اور اس کا فیصلہ یہاں اسمبلی میں ہوگا۔اور وہ بھی یہی کمیٹی فیصلہ کریگی۔مَیں under the table یہ بول رہا ہوں کہ شاید اُنہوں نے بلایا ہو،ہمیں کسی نے نہیں بلایا ہے کہ آپ آجائیں آپ کیا کہہ رہے ہیں۔نہ کمیٹی کو بلایا گیا مَیں یہ کہہ رہا ہوں کہ کمیٹی کیوں نہیں بنی اس کی وجوہات مجھے بتا دیں باقی سی ایم صاحب نے اپنی طرف سے جو کیا ہے بہتر کیا ہے۔

جناب اسپیکر: بن جائیگی۔بن جائیگی۔

جناب قائد حزب اختلاف: اُنہوں نے جو پوسٹیں کینسل کی ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ کچھ تھا جو اُنہوں نے پوسٹیں کینسل کی ہیں۔باقیوں کا کیا قصور ہے۔لیکن یہ ہے کہ جو ایک کمیٹی بنانی تھی وہ کیوں نہیں بنی اس پر مجھے شک وشبہات ہیں۔

جناب اسپیکر: جیسے آپ سے عرض کی کہ مَیں خود out of station تھا اور مَیں نے سی ایم صاحب سے request بھی کی تھی کہ کچھ دنوں کے لئے ہم باہر جارہے ہیں واپس آتے ہی انشاءاللہ اس پر کمیٹی بن جائیگی۔ ویسے بھی آپ کے لئے اچھا ہے نشاندہی کرادی ہے آپ نے تو within next two days یہ کمیٹی انشاء اللہ functional ہوگی اور آپ کی میٹنگ بلائی جائیگی اور آپ اس میں بے شک دیکھیں اس issue کو جیسے بھی کرتے ہیں۔ جی نور محمد دمڑ صاحب۔

حاجی نور محمد دمڑ (وزیر محکمہ خوراک): سب سے پہلے تو میں اپنے جناب آنریبل چیف منسٹر بلوچستان کا شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے جس طرح میری complaint کا نوٹس لیا۔ یا اسمبلی فلور پر جس طرح اُنہوں نے serious لیا۔ یقیناً اگلے دن اُس نے ایک higher house کی میٹنگ بلائی اور اُس میں مجھے بھی بلایا۔ اور تقریباً کوئی open meeting تھی اُس میں 20 یا 25 ایم پی ایز بیٹھے تھے۔ وہاں دو، تین دن یہ سلسلہ چلا۔ آخری ایم صاحب کسی نتیجے پر ضرور پہنچا ہوگا۔ بہرحال مَیں بذات خود اس کے محرک کے طور پر مَیں نے یہ سوال اُٹھایا یا مَیں نے ایک شکایت کی، تو سی ایم صاحب کا ذاتی اس میں interest لینا یا اس بات کو serious لینا اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ سی ایم صاحب نے جس طرح فلور آف دی ہاؤس پر پہلے دن کہا کہ یہاں میرے دور میں نہ پوسٹیں بکیں گی نہ اس طرح کا دھندہ چلے گا جو پہلے چلتا تھا تو شاید اُن کی اپنی مصروفیات کی وجہ سے یا کسی نے ان کے نوٹس میں نہیں لایا جس طرح مَیں نے اس کی نشاندہی کی تو مجھے یقین تھا کہ سی ایم صاحب مجھ سے ناراض بھی ہوجائیں گے لیکن وہ خوش ہوئے اُنہوں نے اس پر خوشی کا اظہار کیا کہ میرے ایک منسٹر نے اس چیز کی نشاندہی کی ہے مجھے پتہ نہیں، ظاہر سی بات ہے کہ اتنے بڑے ڈیپارٹمنٹس ہیں اور اتنا بڑا صوبہ ہے ان کی کافی اور بھی مصروفیات ہونگی شکایت کرنے پر وہ خوش ہوئے اور اُنہوں نے باقاعدہ ایک serious action لیا۔ اور جو کچھ ہوا پھر سی ایم صاحب ہی اُن کو بتا سکتے ہیں کمیٹی کو بھی مطمئن کر سکتے ہیں، کمیٹی نہ بنانا یا بنانا وہ تو پھر آپ کا کام ہے بہرحال مَیں ذاتی طور پر سی ایم صاحب کا بہت مشکور ہوں اور انہوں نے جو ایکشن لینا تھا جس طرح بلوچستان کے عوام کی اور بلوچستان کے نوجوانوں کی ایک خواہش تھی۔ مَیں کہتا ہوں کہ اُس دن سے بلوچستان کے نوجوانوں کا سی ایم صاحب پر ایک اور یقین پختہ ہوگیا کہ یقیناً سی ایم صاحب نے جو بات کی تھی ہاؤس آف دی فلور پر اُنہوں نے آج ثابت کردیا۔ اور یقیناً مَیں پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ کہیں اور بھی اس طرح کے معاملات ہوتے ہیں تو میرے خیال میں سی ایم صاحب کے نوٹس میں لانا چاہیے اور سی ایم صاحب اس طرح کی چیزوں میں میرے خیال میں کسی کو بھی معاف نہیں کرتے۔ تو مَیں شکر گزار ہوں سی ایم صاحب نے اس معاملے پر جس طرح سنجیدگی سے اس کا نوٹس لیا اور جس طرح اس معاملے کو آخر tackle کیا تو مَیں ان کا مشکور ہوں اور یقیناً اس طرح ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: اس کے متعلق کوئی اور ڈویلپمنٹ تو نہیں ہوئی ہے؟

وزیر محکمہ خوراک: بس اُس کی پوسٹیں جو تھیں۔ میرے ڈسٹرکٹ کے علاوہ پورے بلوچستان کے ایم پی ایز کو سننا جو کمیٹی کا کام تھا اُس نے خود ہی کر دیا۔

جناب اسپیکر: اُس نے ساری cancel کر دیں۔

وزیر محکمہ خوراک: ساری پوسٹیں cancel کر دی ہیں۔

جناب اسپیکر: اُن کو re-advertise کریگا۔

وزیر محکمہ خوراک: ظاہر سی بات ہے re-advertise ہونگی نیا طریقہ کار ہوگا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب! جی please

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: شکریہ اسپیکر صاحب۔ مَیں سی ایم صاحب اور منسٹر خزانہ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں پچھلے دنوں ہمارے بلوچستان کے دانشور مختلف اکیڈمیز کے لوگ، جس میں بلوچ، پشتون، براوی، ہزارگی اور دوسرے لوگ آئے تھے۔ جن کو حکومت بلوچستان کی طرف سے جو فنڈز دیے جا رہے ہیں اُن کے فنڈز ابھی تک ریلیز نہیں ہو رہے ہیں۔ مَیں سی ایم صاحب سے گزارش کرتا ہوں اور منسٹر صاحب آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ان اکیڈمیز کے فنڈز ریلیز کر دیں باقی اب نالی اور یہ چیزیں بناتے جائیں گے۔ لیکن وہ بھی ایک creative چیز ہے۔ جنکی ضرورت ہے۔ thank you

جناب اسپیکر: thank you۔ مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔ جناب اسپیکر! میں ایک اہم مسئلے کی طرف آپ نے اس کی رولنگ بھی دی۔ اس مظلوم بچی کے بارے میں سی ایم صاحب بھی ہیں اسماء جتک اور اسکے قاتلوں کے بارے میں اور قاتلوں کے سرپرستوں کے بارے میں اس بچی کے جو اغوا کار ہیں جس بچی کو اغوا کیا اور اس بچی کے ماموں کا جو قاتل ہے اور اس بچی کے ابو کا قاتل اب بھی محفوظ پناہ گاہ میں ہے اسی اسمبلی میں نشاندہی کی ہے اب دوبارہ نہیں کروں گا آپ کو پتہ ہے صوبائی حکومت کو پتہ ہے پولیس کو پتہ ہے اور ابھی جو چھ سات لوگ پکڑے گئے ہیں ہر ایک نے 10، 12 قتل کیے ہیں۔ سی ایم صاحب! آپ پولیس سے پوچھ لیں۔ مجھے اصل قاتل چاہیے جو میری بچی کو اغوا کیا ہے۔ دوسروں کو قتل کرنے سے اصل قاتل اسکے سرپرست نہیں چھپ سکتے۔ یہ جو نواب بنتے ہیں سردار یہ جو ظلم کرتے ہیں نہیں چھوڑیں گے ہم لوگ۔ اور جو اصل قاتل ہے جس نے اسماء جتک کو اغوا کیا تھا جو نامزد ہے وہ کہاں ہے وہ زمین کے نیچے چلا گیا یا آسمان کھا گیا آخر وہ کہاں ہے۔ اور آپ نے آئی جی صاحب سے کہا تھا اپنے آئی جی کو۔ اور سب سے کہا تھا کہ اصل قاتل کو پکڑیں۔ وہ اب بھی بااثر کے گھر میں ہے اور جہاں پولیس شاید جاتے ہوئے ڈرتی ہے شاید ان کو منع کیا گیا ہے۔ سی ایم صاحب مجھ

سے پوچھیں ابھی نہیں بتاؤں گا ہم بھی انسان ہیں میں تنہائی میں بتاؤں گا کہ کہاں چھاپہ مارنا چاہیے تاکہ میری بچی کا اصل اغوا کار مل جائے ۔اصل اغوا کار میری بچی کا اس کو نہیں چھوڑیں گے ۔کہ اسلحہ لیکر لوگ گھومتے ہیں ہماری بچیوں کو، ہم اسماء جتک کے ابو کے قاتل اغوا کار کوئی نواب ہو کوئی سردار ہو ہم انکو نہیں چھوڑیں گے۔اور ان کی جو سرپرستی کرتے ہیں آئندہ دنوں میں انشاء اللہ میں وڈھ کے سرداروں کے بارے میں بھی بتاؤں گا وہ کیا کرتے ہیں یہ بھی بتاؤں گا اور بلوچستان میں جو گھناؤنا کردار ہے۔ہماری غیرت کے ساتھ جو بلوچستان میں ہوتا ہے جو بڑے بڑے ترم خان بنتے ہیں سب کے بارے میں بتاؤں گا اسمبلی فلور پر۔جو ظلم کرتے ہیں جو لوگوں کو اٹھنے نہیں دیتے ہیں نوجوانوں کو اٹھنے نہیں دیتے ہیں۔جب ان کے مقابلے میں نوجوان کھڑے ہوتے ہیں تو انھیں قتل کر دیتے ہیں جو سیاست کرنا چاہتے ہیں ان کو قتل کر دیتے ہیں اغو کر دیتے ہیں سب کے بارے میں یہاں میں سب کچھ بتاؤں گا۔لیکن ابھی اسماء جتک کے بارے میں پچھلی دفعہ آپ نے پیش کیا تھا۔اسماء جتک کا اصل قاتل ابھی بھی گرفتار نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اصل قاتل کہاں ہے؟

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! کچھ سیکورٹی ادارے ہیں وہ اس پر ظاہر ہے کوئی پلاننگ کے تحت چل رہے ہوں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اسپیکر صاحب! یہ واقعہ کب ہوا ہے؟

جناب اسپیکر: میری گزارش یہ ہے کہ دو، تین بندے جو maine shooter تھے ان میں سے میرے خیال میں کچھ ہلاک بھی ہو گئے کچھ کے پیچھے سیکورٹی ادارے پڑے ہوئے ہیں تو ہمیں شاید وہ disclosed نہ کریں کہ کیسی پلاننگ کے تحت وہ جائیں گے کیسے وہ maine point تک پہنچیں گے مجھے امید ہے has for the report of the IG

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ ٹائم دے دیں آئی جی کو کہ اصل قاتل جو اغوا کار ہے میری بچی کے اصل اغوا کار۔۔۔

جناب اسپیکر: بالکل، بالکل۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اصل قاتل کو جب تک نہیں پکڑیں گے آئی جی ہو یا ڈی آئی جی ہو ایس ایس پی ہو جب تک اسماء جتک کے اصل اغوا کار نہیں ملیں گے۔مجھے پتہ ہے سی ایم صاحب! میں آپ کو تنہائی میں بتاؤں گا کہ وہ کہاں ہے ٹھیک ہے پھر اس گھر پر چھاپہ مارنا چاہیے۔اسماء جتک سے بڑا مظلوم کوئی نواب نہیں ہے کوئی سردار نہیں ہے میری غیرت کے مقابلے میں کسی نواب کسی سردار کو نہیں مانتا۔جہاں ہماری غیرت ہے کسی ترم خان کو ہم نہیں مانتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! جس گھر میں اصل قاتل اغوا کار چھپا ہے پوری صوبائی حکومت سے سوال ہے اس کی غیرت کا بھی سوال ہے۔ لاء اینڈ آرڈر کی ہم بات کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اسماء جتک کے خاندان کا قاتل ہر حال میں گرفتار ہوگا ہر ٹائم میں اسمبلی میں بولوں گا اپنی بیٹی اسماء کے خاندان کے حوالے سے جناب اسپیکر! اسمبلی میں کھڑے ہوکر میں اسماء جتک کے اصل قاتل کی اصل اغوا کار کی اس کی ابو اور ماموں کی بات کروں گا چاہے جو بھی ہو۔

جناب اسپیکر: done done

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اسکے قاتل کے بارے میں میں ہر وقت بولوں گا چاہے جو بھی ہو انشاء اللہ اور ہر اسمبلی میں حکومت سے پوچھوں گا۔

جناب اسپیکر: done done thank you مولوی صاحب! hold کریں please please one by one جی علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): مولانا صاحب نے کہا کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: mic on ہے آپ کا۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جی جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر صاحب! میڈم اسماء جتک، سردار زادہ صاحب اور ڈاکٹر عنایت جتک کا قاتل جو اصل قاتل ہے وہ ابھی تک گرفتار نہیں ہوا ہے۔ میں appreciate کرتا ہوں پولیس کو جو چھاپے مار رہی ہے اور کوشش کر رہی ہے مگر جو اصل ملزم ہے جو اصل قاتل ہے باقی جو تین shooter تھے وہ جہنم پہنچ چکے ہیں۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں جو سرپرستی کرتے ہیں چاہے نواب ہو چاہے کوئی بھی سردار ہو۔ اگر اس طرح ظالموں کے خلاف جس طرح ہمیں سوشل میڈیا کے throught پتہ چلا کہ تین قاتل جہنم واصل ہو گئے ہیں۔ اس طرح جو اصل ملزم ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جب تک جہنم واصل نہیں ہوگا تو ہم احتجاج کرتے رہیں گے۔ اسمبلی میں آواز اٹھائیں گے مولوی صاحب نے کہا کہ یہاں کوئی نواب، سردار نہیں ہے ہم ظالم کے خلاف ہمیشہ اس اسمبلی کے فلور پر بولیں گے۔ ان ظالم سردار، نوابوں کی وجہ سے آج ہمارے بچے ان کے غلط فیصلوں کی وجہ سے وہ قاتل جو لوگوں کو مظلوموں کو قتل کر کے جو نواب، سرداروں کے گن مین بنتے ہیں تو لوگ پھر کہاں جائیں۔ ان ظالموں کے خلاف آپ نے ہم نے اس سمبلی میں بیٹھے تمام ممبران نے ساتھ دینا ہے جس طرح تین کو سوشل میڈیا کے throught آپ نے سنا کہ ان کا جو حشر ہوا۔

جناب اسپیکر: thank you بالکل صحیح ہے۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): اس طرح سب کا حشر ہونا چاہیے جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: آپ نے احتجاج نہیں کرنا ہے۔ آپ کے پاس فورم ہے یہاں آپ نے آواز اٹھانی ہے۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جی سر۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا thank you جی محترمہ۔

محترمہ شاہدہ رؤف: شکریہ اسپیکر صاحب! بالکل ہم یہاں اس ہاؤس میں condemn کرتے ہیں کہ ابھی تک دو پچھلے ہمارے سیشن تھے جن میں اس ایشو کو high light بھی کیا گیا اور ابھی تک اس پر کوئی بھی progress ایسی نہیں ہو سکی کہ جس سے لوگ تو کیا جو victims تھے انہوں نے کیا satisfied ہونا تھا آپ کی اسمبلی کے اندر بیٹھے ہوئے آپ کے جو parliamentarians ہیں وہ بھی satisfied نہیں ہیں تو ہم سب اس پر احتجاج کرتے ہیں اور حکومت کی طرف سے اس چیز کی۔ انکی کاوشیں ہونی چاہئیں کہ جو اصل مجرم ہیں ان کو کٹہرے میں لایا جائے۔ سر! ایک بات اور یہاں پر ابھی بہت اہم issue raise کیا ہمارے جو اپوزیشن لیڈر ہیں اور مجھ سے بہتر آپ جس چیئر پر بیٹھے ہیں آپ جانتے ہیں کہ جو کوئی چیز proparty of the House بن جاتی ہے تو اس کو اتنا easily جانے نہیں دینا چاہیے۔ ابھی بھی دو، تین لوگوں نے اٹھ کر بات کی اور آپ کی طرف سے کوئی اس قسم کی یقین دہانی نہیں آئی Leader of the House بیٹھے ہوئے ہیں جس طرح منسٹر صاحب نے اٹھ کر کہا کہ دو، تین میٹنگز ہماری وہاں ہو گئی ہیں۔ اور پوسٹیں جو ہیں وہ ختم کر دی گئی ہیں۔ اور اس پر ایک ایکشن لیا گیا۔ یہاں ہمارے Leader of the House بیٹھے ہوئے ہیں میں ان سے سوال کرتی ہوں کیا صرف ان پوسٹوں کو ختم کر دینا مسئلے کا حل تھا؟ کیا اس کو مزید inquir نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔ جو لوگ اس میں involve تھے کیا ان کو سزا دینی چاہیے تھی؟ اگر ہم یہ رسم اور یہ ریت یہاں نہیں ڈالیں گے۔ تو ہر بار یہ ایشو ایسے اٹھیں گے اگر آج آپ کی اس چیئر پر سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ایکشن لے لیا انہوں نے اور یہ ساری پوسٹیں cancel کیں۔ اگر کل کو یہاں آ کر کوئی اور بندہ بیٹھتا ہے تو کیا ہمیں یہاں ایسا precedent set نہیں کر دینا چاہیے؟ سزا اور جزا کا؟ کہ اگر کوئی غلط کام کر رہا ہے تو اس کو عبرت کا نشان بنائیں تاکہ آگے نہ ہو۔ تو میری سی ایم صاحب سے بھی یہ request ہے آپ سے بھی request ہے کہ kindly اس matter کو اتنا easily جانے نہ دیا جائے وہ چیز جو آپ کے ہاؤس کی پراپرٹی بن گئی تھی اس کو اسی ہاؤس میں conclude کیا جائے۔ thank you

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے Thank you very much جی honorable چیف منسٹر صاحب۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): honorable Speaker میں صرف اتنا بتا دوں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے 28-09-2026 کو honorable member زابد ریکی صاحب کا نام ای سی ایل سے نکالنے کے لئے لیٹر لکھا تھا یہ just for the information of the Hall باقی بات چیت وہیں پر کر لی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب قائد ایوان: دوسرا issue raise ہوا ہے we are still open آپ کمیٹی بنائیں ہم نے کیونکہ آپ foreign visit پر تھے Honorable an opposition Leader بھی foregin visit پر تھے اکیلے۔ سگار کا کہا تھا وہ بھی لیکر نہیں آئے ہیں any how انکی مرضی شاید انکے پاس پونڈز کم ہوں گے۔ تو وہ ہم نے اپنا کام کر دیا ہے تین لوگ آپ کی انفارمیشن کے لئے وہ سروس سے terminate ہونے جارہے ہیں suspended ہیں انکے خلاف انکوائری چل رہی ہے پوسٹیں سارے بلوچستان میں کینسل کر دیں this is what we could do باقی ہاؤس open ہے honourable اسپیکر صاحب! آج کمیٹی بنائیں جس کو ڈالنا چاہتے ہیں میں جوابدہ ہوں اس کمیٹی کو۔ میں خود حاضر ہونگا جو بات ہوگی ہم انشاء اللہ ضرور کریں گے ابھی میری آپ سے درخواست ہے کہ اگر kindly میٹنگ کر لیں۔

جناب اسپیکر: جی ہاں سر۔

جناب قائد ایوان: اس میں اسپیکر صاحب بھی آئیں گے honourable opposition Leader بھی ہیں ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کو بلالیں تو اچھا ہوگا جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: honourable opposition Leader اور زابد علی ریکی صاحب! آپ لوگ آجائیں۔ میڈم! آپ چیئر سنبھال لیں میرا نام بھی آیا ہے۔

(اس دوران میڈم غزالہ گولہ بیگم، ڈپٹی اسپیکر نے صدارت کی کرسی سنبھالی)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر کسی نے بات کرنی ہے۔ اگر کسی نے بات کرنی ہے تو کر لیں ورنہ پھر اجلاس ملتوی کر دیتے ہیں کسی نے بات نہیں کرنی ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 9 اکتوبر 2026ء بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس شام 4 بجکر 10 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆